جلد ۵۲/۱۷ ۔ ۱۵ تبلیغ ۱۳۴۲ ہش ۔ ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ ۔ ۱۵ فروری ۱۹۶۳ء ۔ نمبر ۴۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۴ فروری بوقت ۹ بجے صبح

کل سارا دن حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز میں اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی حاجات اور اپنے مطالب عرض کرنے کا موقعہ ملتا ہے

نماز میں بے شمار بھلائیاں اور فائدے ہیں اس کے باوجود نادان لوگ نماز کو تضیع اوقات سمجھتے ہیں

”نماز کا پڑھنا اور وضو کا کرنا طبی فوائد بھی اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ اطباء کہتے ہیں کہ اگر کوئی ہر روز منہ نہ دھوئے تو آنکھ آجاتی ہے اور یہ نزول الماء کا مقدمہ ہے۔ اور بہت سی بیماریاں اس سے پیدا ہوتی ہیں۔ پھر بتلاؤ کہ وضو کرتے ہوئے کیوں موت آتی ہے۔ بظاہر کیسی عمدہ بات ہے۔ منہ میں پانی ڈال کر کلی کرنا ہوتا ہے۔ مسواک کرنے سے منہ کی بدبو دور ہوتی ہے۔ دانت مضبوط ہو جاتے ہیں۔ اور دانتوں کی مضبوطی غذا کے عمدہ طور پر چبانے اور جلد ہضم ہو جانے کا باعث ہوتی ہے۔ پھر ناک صاف کرنا ہوتا ہے۔ ناک میں کوئی بدبو داخل ہو تو دماغ کو پراگندہ کر دیتی ہے۔ اب بتلاؤ کہ اس میں برائی کیا ہے۔ اس کے بعد وہ اللہ تعالیٰ کی طرف اپنی حاجات لے جاتا ہے۔ اور اس کو اپنے مطالب عرض کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ دعا کرنے کے لئے فرصت ہوتی ہے۔ زیادہ سے زیادہ نماز میں ایک گھنٹہ لگ جاتا ہے۔ اگرچہ بعض نمازیں تو پندرہ منٹ سے کم میں ادا ہو جاتی ہیں پھر بڑی حیرانی کی بات ہے کہ نماز کے وقت کو تضیع اوقات سمجھا جاتا ہے جس میں اس قدر بھلائیاں اور فائدے ہیں اور اگر سارا دن اور ساری رات لغو اور فضول باتوں یا کھیل اور تماشوں میں ضائع کر دیں تو اس کا نام مصروفیت رکھا جاتا ہے۔ اگر قوی الایمان ہوتا تو کیا ایک طرف اگر ایمان ہی ہوتا تو یہ حالت کیوں ہوتی اور یہاں تک حالت کیوں پہونچتی۔“ (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۵۲، ۱۵۳)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۴ فروری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

”گزشتہ رات بہت بے چینی اور بے خوابی کی تکلیف رہی“

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

ضروری اعلان

نئے سال کا ایک حصہ گزر چکا ہے مگر ابھی تک بہت کم مجالس انصار اللہ کی طرف سے بجٹ موصول ہوئے ہیں۔ براہ مہربانی زعماء کرام اس طرف فوری توجہ فرمائیں۔ تاکہ مزید وقت ضائع نہ ہو۔

نائب قائد مال

ربوہ میں اوقات سحر و افطار

تاریخ	انتہائے سحر	وقت افطار
۱۹ رمضان بروز جمعرات	—	۵-۵۵
۲۰ " " جمعہ	۵-۳۰	۵-۵۶
۲۱ " " ہفتہ	۵-۲۹	۵-۵۷

محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کیلئے دعا کی تحریک

ربوہ ۱۴ فروری۔ گزشتہ رات ۸ بجے کے قریب محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی طبیعت بندش پیشاب کی وجہ سے بہت خراب ہو گئی تھی۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اور مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب نے فوری طور پر دوائیں اور علاج تجویز کیا۔ رات تین چار دفعہ آکسیجن بھی دی گئی۔ نیز گلوکوز کے ٹیکے بھی لگ رہے ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔

احباب جماعت آخری عشرہ رمضان کے مبارک ایام میں محترم شاہ صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں کریں۔

بیرونی ممالک کے مبلغین کیلئے درخواست دعا

تمام احباب جماعت و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ رمضان کے مبارک مہینہ میں جہاں آپ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامل صحت اسلام کے غلبہ اور اپنی ذات کے لئے دعاؤں میں مصروف ہوں گے وہاں آپ سے یہ بھی درخواست ہے کہ تحریک جدید کے تمام مبلغین کے لئے جو اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے ممالک بیرون میں مصروف ہیں یا مرکز میں ہیں اور باہر جانے کے لئے تیار ہیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی تبلیغی مساعی کو موثر اور نیک نتائج کا حامل بنائے اور ان کی مشکلات کو دور کرے اور ایسے ہی ان کی نجی ضرورتوں کا کفیل ہو۔ آمین

(نائب وکیل التبشیر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

دعائیہ فہرست مجاہدین تحریک جدید بتقریب ۲۹ رمضان المبارک

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قبل ازیں جو فہرستیں سابقون الاولون کے عنوان سے شائع ہوتی ہیں وہ بھی انشاء اللہ اس دعائیہ فہرست میں شامل کر لی جائیں گی۔ جو ۲۹ رمضان المبارک کو حسب دستور سابق حضرت اقدس کی خدمت میں دعا خاص کے لئے پیش کی جائیں گی نیز ۲۹ رمضان المبارک تک مزید جس قدر نام موصول ہوئے وہ بھی اس فہرست کا حصہ ہوں گے۔ ذیل میں ایک قسط ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے

- مکرم عبدالسلام صاحب لیاقت آباد کراچی ۳۶-۵۰
- ؍؍ ظہور الدین صاحب ؍؍ ؍؍ ۵-۰۰
- ؍؍ خالد محمود صاحب ؍؍ ؍؍ ۶-۰۰
- ؍؍ محمد عظیم صاحب ؍؍ ؍؍ ۷۵-۰۰
- ؍؍ سید منور حسین صاحب ؍؍ ؍؍ ۱۲-۰۰
- ؍؍ مرزا اعجاز احمد صاحب ہاؤسنگ سوسائٹی ۷-۰۰
- ؍؍ قریشی نور الحسن صاحب مارٹن روڈ کراچی ۱۷۵-۰۰
- ؍؍ سید عبدالباسط صاحب مختار رضوی ؍؍ ؍؍ ۷-۰۰
- ؍؍ قریشی عبدالقیوم صاحب شرقی ؍؍ ۱۰۰-۰۰
- ؍؍ حافظ محمد شفیع صاحب اہلیہ ؍؍ ۳۰-۰۰
- محترمہ والدہ صاحبہ چوہدری عبدالحمید صاحب ؍؍ ۱۲-۵
- ؍؍ سیدہ جمیلہ خاتون صاحبہ پیر کالونی ؍؍ ۱۰-۰۰
- مکرم مسعود احمد صاحب خورشید ؍؍ ۲۵۰-۰۰
- ؍؍ حفیظ الرحمٰن صاحب فاروقی ؍؍ ۲۲۵-۰۰
- ؍؍ سردار محمد بشیر احمد صاحب ؍؍ ۲۷-۰۰
- ؍؍ جلال محمود صاحب ؍؍ ۳۴-۰۰
- ؍؍ شیخ رفیع الدین صاحب احمد ؍؍ ۱۱۱-۳۴
- ؍؍ سلطان جہانگیر صاحب ؍؍ ۲۱۹-۰۰
- ؍؍ فضل الدین صاحب ؍؍ ۵-۰۰
- ؍؍ محمد سعید صاحب ؍؍ ۱۲-۰۰
- ؍؍ شیخ ذوالفقار علی صاحب ؍؍ ۷-۰۰
- ؍؍ قاضی شفیق احمد صاحب ؍؍ ۲۲۱-۰۰
- ؍؍ عبداللطیف صاحب ؍؍ ۱۴-۰۰
- مکرمہ اہلیہ صاحبہ قاضی محمد اسحٰق صاحب ؍؍ ۵-۰۰
- مکرم ملک محمد یونس صاحب ؍؍ ۵-۵۰
- ؍؍ شیخ منور حسین صاحب منڈی بہاؤالدین ۲۵-۰۰
- ؍؍ مولوی سراج دین صاحب ؍؍ ۲۴-۰۰
- مکرمہ طیبہ مبارکہ صاحبہ ناظم آباد کراچی ۵-۱۲
- مکرم ابو نعیم محمد اسحٰق صاحب ؍؍ ۵-۰۰
- ؍؍ حکیم نظام جان صاحب مع اہل و عیال گوجرانوالہ ۱۴۷-۰۰
- ؍؍ ماسٹر محمد شفیع صاحب ؍؍ ۳۵-۰۰
- مکرمہ اہلیہ بابو محمد اقبال صاحب ؍؍ ۲۳-۵۸
- مکرم ڈاکٹر عبدالغنی صاحب کڑک ؍؍ ۸-۶۹
- ؍؍ محمد حنیف صاحب ؍؍ ۶-۰۰
- ؍؍ محمد افضل صاحب ؍؍ ۱۰-۰۰
- ؍؍ غلام رسول صاحب ؍؍ ۵-۱۲
- ؍؍ چوہدری نعیر احمد ٹلی صاحب ؍؍ ۵-۵۰
- مکرمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ مختار رنجھا صاحب گوجرانوالہ ۲۳-۰۰
- ؍؍ عنایت بیگم صاحبہ ؍؍ ۲۸-۵۰
- ؍؍ سکینہ بیگم صاحبہ ؍؍ ۱۵-۷۵
- ؍؍ امۃ الرفیق صاحبہ ؍؍ ۲۱-۰۰
- ؍؍ امۃ الرشید صاحبہ ؍؍ ۷-۵۰
- ؍؍ امۃ المتین صاحبہ ؍؍ ۷-۵۰
- ؍؍ صفیہ بیگم صاحبہ ؍؍ ۱۲-۵۰
- ؍؍ امۃ اللطیف صاحبہ ؍؍ ۹-۳۸
- مکرم ماسٹر محمد صدیق صاحب محمود آباد ضلع تھرپارکر ۱۲-۰۰
- ؍؍ ماسٹر انعام الحق صاحب ؍؍ ۱۲-۵۰
- ؍؍ میاں محمد عبیداللہ صاحب ؍؍ ۵-۶۹
- ؍؍ محمد صدیق محمد رفیق صاحبان ؍؍ ۱۴-۰۰
- ؍؍ نور الدین عمر الدین صاحبان ؍؍ ۱۰-۰۰
- ؍؍ منشی سردار محمد صاحب ؍؍ ۲۴-۰۰
- ؍؍ سیٹھ منظور احمد صاحب ؍؍ ۶-۲۵
- ؍؍ رانا بشیر احمد صاحب ؍؍ ۲۵-۵۰
- ؍؍ مکرم نسیم احمد صاحب جنرل مرچنٹ ۵-۰۰
- ؍؍ محمد ابراہیم صاحب وزیر آبادی لائلپور ۱۴-۰۰
- ؍؍ رحمت علی صاحب ؍؍ ۱۱-۰۰
- ؍؍ ڈاکٹر نور الدین صاحب امیر جماعت بڈھلی ۱۶-۰۰
- ؍؍ غلام قادر صاحب ؍؍ ۱۰-۲۵
- ؍؍ نواب الدین صاحب ؍؍ ۵-۱۲
- ؍؍ چوہدری حیات محمد صاحب ؍؍ ۵-۱۳
- ؍؍ ماسٹر غلام قادر صاحب ؍؍ ۱۶-۰۰
- ؍؍ بنیامین صراف صاحب ؍؍ ۲۱-۳۸
- ؍؍ اللہ رکھا صاحب ؍؍ ۵-۰۰
- ؍؍ میاں قطب الدین ؍؍ ۵-۲۳
- ؍؍ نعیر احمد صاحب ؍؍ ۶-۰۶
- ؍؍ صوفی محمد دین صاحب ؍؍ ۱۳-۰۰
- ؍؍ محمد علی صاحب حجام ؍؍ ۵-۰۰
- ؍؍ محمد لطیف صاحب ؍؍ ۵-۵۰
- ؍؍ محمد دین صاحب بوٹ میکر ؍؍ ۵-۱۳
- ؍؍ جمعدار محمد یوسف صاحب ٹی آئی کالج ربوہ ۶-۵۰
- ؍؍ قاضی محمد اسلم صاحب صدر شعبہ نفسیات لاہور ۲۵۰-۰۰
- ؍؍ شیخ بشیر احمد صاحب ؍؍ ۲۹۵-۰۰
- ؍؍ قریشی عبدالرشید صاحب ؍؍ ۱۲-۰۰
- مکرمہ اہلیہ صاحبہ شیخ غلام حسین صاحب ؍؍ ۵-۰۰

مکرم مرزا نذیر حسین صاحب
گوالمنڈی لاہور ۵۴-۰۰

(وکیل المال تحریک جدید)

احادیث الرسول

جلد افطاری کرنیکی برکت

عن سھل قال قال رسول اللہ لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر۔ (متفق علیہ)

ترجمہ:۔ حضرت سہل سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ ہمیشہ برکت اور بھلائی پر رہیں گے۔ جب تک روزہ کے افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔

تشریح:۔ بعض اشخاص اپنے ذاتی اور غلط اجتہاد سے افطاری کرنے میں تاخیر کرتے ہیں حالانکہ روزہ سے اصل مقصد اطاعت ہے اور اسلامی روزوں میں برخلاف دوسرے مذاہب کے اعتدال اور یسر کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ یہود او نصاریٰ افطاری تاخیر سے کرتے ہیں اس حدیث سے یہ بھی استنباط ہوتا ہے کہ کسی مؤذن کی اذان کا بلا وجہ زیادہ دیر تک انتظار کرنا سنت نبوی اور ارشاد رسول کے خلاف ہے غروب آفتاب کے ساتھ اگر مؤذن کسی وجہ سے اذان دینے میں تاخیر کرے تو بہر کیف روزہ کے افطار کرنے میں جلدی کرنی چاہیئے گو رمضان کے ایام میں خصوصاً اذان میں تاخیر نہیں ہوا کرتی۔ اس افطاری میں دراصل مسلمانوں کو یگانگت اور اتحاد کا پیغام دیا گیا ہے اور یہ قرآن کی ہر حرکت اور فعل خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کے ماتحت ہونا چاہیئے

(خاکسار طالب دعا:۔ شیخ نور احمد منیر)

انتخاب نمائندگان شوریٰ کے متعلق ایک ضروری فیصلہ

مجلس مشاورت ۱۹۶۲ء میں انتخاب نمائندگان کے سلسلہ میں ایک فیصلہ یہ ہوا تھا کہ سکرٹریاں مال بقایا دار نہ ہونے میں جلسہ سالانہ کے چندہ کو بھی شامل کر کے پھر رپورٹ کیا کریں فیصلہ حسب ذیل ہے:۔

"حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مجلس مشاورت ۳۶ء، ۳۸ء، ۳۹ء میں یہ فیصلہ فرما چکے ہیں کہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندوں میں شامل ہے پس نمائندہ مجلس مشاورت اور عہدیدار ایسے شخص کو مقرر کیا جائے جو چندہ عام یا حصہ آمد کے علاوہ چندہ جلسہ سالانہ کا بھی بقایا دار نہ ہو۔ اس غرض کیلئے سکرٹری مال کی تصدیق ضروری ہوگی"

لہذا انتخاب نمائندگان برائے مجلس مشاورت ۱۹۶۳ء کی اطلاع بھجواتے وقت سکرٹریاں مال اس فیصلہ کو ملحوظ رکھیں اور صراحت سے بقایا دار کے ضمن میں لکھیں کہ جلسہ سالانہ کا بھی بقایا دار نہیں ہے۔ (پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

سالانہ مصباح

جیسا کہ پہلے بھی اعلان کیا گیا تھا کہ مارچ میں مصباح کا خاص نمبر شائع ہو رہا ہے۔ امید ہے تمام لجنات اس کی اشاعت کے لئے کوشش کریں گی۔ مناسب ہے کہ دفتر مصباح میں پہلے سے اطلاع دی جائے کہ کتنی تعداد میں مصباح ان کی جماعت میں بھیجا جائے۔ نمبر کی قیمت دو روپے ہو گی۔ لیکن خریداروں کو سالانہ قیمت ۶ روپے میں ہی دیا جائے گا اسلئے زیادہ سے زیادہ خریدار بنائے جائیں۔

پرچہ پہلے کی طرح مقررہ تاریخوں میں یہاں سے پوسٹ کیا جائے گا۔ لیکن جو بہنیں چاہیں ۸ آنے کے ٹکٹ بھیج دیں تاکہ ان کے نام پرچہ رجسٹرڈ کیا جائے۔ اس طرح ضائع ہونے کا احتمال نہیں رہے گا۔

(مدیرہ)

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۶۳ء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں

ایک دینی ہفت روزہ کے ایڈیٹر رقمطراز ہیں:-

"اکثر مواقع پر دیکھا گیا ہے کہ مرزا صاحب اور ان کے فرزند ارجمند مرزا بشیرالدین محمود صاحب نے اپنی پیشگوئیاں اس وقت عوام کے سامنے بیان کی ہیں۔ جب کہ وہ کسی آفت و مصیبت سے دوچار ہو چکے تھے۔"

ایڈیٹر صاحب کا یہ بیان سراسر غلط ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی بھی ایسی پیشگوئی نہیں ہے اور نہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی کوئی پیشگوئی ایسی ہے جو واقعہ کے ظہور سے پہلے عوام کے سامنے بیان نہ ہو چکی ہو یا کسی قابل اعتماد شہادت کی بناء پر نہ ہو۔ البتہ بعض ایسی پیشگوئیاں ہوتی ہیں جن کا ذکر تھوڑی حلقہ تک محدود ہوتا ہے ورنہ اکثر پیشگوئیاں ایسی ہیں کہ جن کا ہفتوں۔ مہینوں بلکہ برسوں پہلے اعلان کیا جا چکا ہوتا ہے۔ چنانچہ حقیقۃ الوحی کے مطالعہ سے اس کی صداقت معلوم کی جا سکتی ہے۔ ذیل میں بطور نمونہ ہم ایک عظیم پیشگوئی مسیح موعود علیہ السلام کی درج کرتے ہیں جس سے یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ جو واقعات برسوں بعد ظہور میں آنے تھے اور جس ترتیب سے آنے تھے ان کو کس طرح صاف صاف لفظوں میں بیان کیا گیا ہے۔ پیشگوئی ملاحظہ ہو۔

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائیگا جس کے کان سننے کے ہوں سُنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوحؑ کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا۔ اور لوطؑ کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مُردہ ہے نہ کہ زندہ۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۷)

یہ پیشگوئی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف حقیقۃ الوحی میں درج ہے جو پہلے پہل ۱۵ رمئی ۱۹۰۷ء میں شائع ہوئی تھی۔ اس پیشگوئی کی ترتیب ملاحظہ کیجئے۔ سب سے پہلے یورپ کو انتباہ کیا گیا ہے۔ پہلی عالمگیر جنگ کا آغاز یورپ سے ہی ہوا تھا جس کا اثر دوسرے براعظموں خاص کر ایشیا پر بھی پڑا تھا۔ مگر دوسری عالمگیر جنگ میں بھی پہلے یورپ پر ہی تباہی آئی تھی۔ اس کے بعد ایشیا پر اور پھر جزائر پر تباہی آئی اور خانہ دنیا کا کوئی ملک اس تباہی سے نہیں بچ رکا۔

پیشگوئی کا یہ ٹکڑا ملاحظہ کیجئے۔

"اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا۔"

جس وقت یہ پیشگوئی کی گئی تھی اس وقت جاپان ایک بالکل غیر معروف مجموعہ جزائر تھا جاپان

مجلس افتاء کا فیصلہ ۹

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجلس افتاء کے اجلاس مورخہ ۲۶/۱/۶۳ کا مندرجہ ذیل فیصلہ منظور فرمایا۔ (سکرٹری مجلس افتاء)

(۱) مجلس افتاء میں جو مسائل شرعی بغرض فیصلہ پیش ہوتے ہیں۔ ان کے فیصلے کے ڈرافٹ کی کم از کم دو دفعہ خواندگی (ریڈنگ) ہو پہلے اجلاس میں بحث و تمحیص کے بعد فیصلہ کا ڈرافٹ لکھا جائے اور پھر اسے سیکرٹری صاحب کی طرف سے ممبران میں سرکولیٹ کیا جائے اور پھر دوسرے اجلاس میں دوسری خواندگی کے بعد آخری فیصلہ کیا جائے۔ اس کے بعد حضور کی خدمت میں یہ فیصلہ بغرض آخری منظوری بھجوایا جائے۔

(۲) فیصلہ جات ممبران کو پہنچ جانے پر اگر کسی ممبر کو کوئی اختلاف ہو تو وہ اپنی رائے معہ دلائل لکھ کر سیکرٹری افتاء کے پاس بھیجے۔ دوسری خواندگی کے موقعہ پر وہ اختلاف زیر بحث لایا جائے

منظور ہے (دستخط) مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی (۵/۲/۶۳)

سب نے رُخ تیری طرف موڑ دیئے

دوست احباب سارے چھوڑ دیئے
رشتے ناطے تمام توڑ دیئے

دُنیوی میکدوں کے پیمانے
ہم نے اک ایک کر کے پھوڑ دیئے

اب کہاں محفلوں کے ہنگامے
سب نے رُخ تیری طرف موڑ دیئے

اب کہیں سے صدا نہیں آتی
تار جب دل کے تجھ سے جوڑ دیئے

تھے جو سر میں غرور کے قطرے
وہ بھی در پر ترے نچوڑ دیئے

ایک مردِ خدا نے آخر کار
پہنچے شیطان کے مروڑ دیئے

دل میں روشن ہے وہ دیا تنویر
جس پہ قربان صد کروڑ دیئے

م کا بادشاہ جاپانیوں کے نزدیک خدا سمجھا جاتا تھا جس کے لئے ہر جاپانی اپنی جان قربان کرنا فرض سمجھتا تھا۔ مگر دنیا جانتی ہے کہ دوسری عالمگیر جنگ میں جزائر جاپان کا یہی مصنوعی خدا جاپانیوں کی کوئی مدد نہ کر سکا۔ امریکہ نے ایٹم بم انہی جزائر پر

گرائے۔ آج جاپانیوں کا یہی خدا خود ایک بے بس انسان بنا ہوا ہے۔

ہم پوچھتے ہیں کہ یہ واقعہ جس کا ذکر ۱۹۰۷ء میں علی الاعلان کیا گیا تھا۔ کیا پہلے ہو چکا تھا۔ کیا ۱۹۴۲ء سنہ ۱۹۰۷ء سے پہلے آتا ہے

جماعت احمدیہ کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ

تقریر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس بر موقع جلسہ سالانہ ۶۲ء

(۷)

تیسری غلط فہمی

مرتب ٹریکٹ لکھتا ہے

"کیا کشمیر کی جنگ جبکہ کامیاب ہونیوالی تھی مرزائیوں ہی کی سازش بند نہیں ہوئی کیونکہ ان کے نزدیک جہاد ممنوع ہے۔" صلا

اگرچہ مخالفین کی ان دروغ آرائیوں کو پڑھ کر بے اختیار زبان پر لعنۃ اللہ علی الکاذبین آجاتا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بھی یاد آجاتا ہے کہ اذا لم تستحی فاصنع ما شئت "یعنی بے حیا باش ہرچہ خواہی کن" لیکن اگر ایک حالات سے نابلد اور سیاسیات سے جاہل خطیب ایسا کہدے تو کسی نہ کسی قدر معذور بھی سمجھا جاسکتا ہے۔ افسوس تو ان کی حالت پر ہے جو واقف ہو کر بھی لغو گوئی سے باز نہیں۔ انجام پشاور ۷ر دسمبر ۱۹۶۲ء اس خبر کا ذمہ دار ہے کہ جناب اختر الدین صاحب ممبر نیشنل اسمبلی نے یہ فرمایا۔

"چوہدری ظفر اللہ خاں اور لارڈ ماؤنٹ بیٹن کشمیر میں جنگ بندی کے ذمہ دار ہیں"۔

ناطقہ سر بگریباں کہ اسے کیا کہئے۔

پاکستان کے سیاسی حالات سے تھوڑی سی دلچسپی رکھنے والا بھی ایسی لچر بات نہیں کہہ سکتا چہ جائیکہ نیشنل اسمبلی کے کوئی ممبر صاحب۔ یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں کہ اس وقت چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب فرانس میں تھے اور وزیر اعظم اور وزیر دفاع لیاقت علی خاں مرحوم تھے۔ اور لازماً انہی کے آرڈر سے کشمیر کی جنگ بند ہوئی ہوگی۔

مخالفین و حاسدین کو مغالطہ سازیوں اور وسوسہ اندازیوں اور بہتان طرازیوں سے تو اللہ تعالیٰ ہی روک سکتا ہے لیکن یہ ایک حقیقت ہے اور حقیقت ہمیشہ چھپی نہیں رہا کرتی۔ کہ جب جنگ کشمیر پاکستان کی موت و حیات کا سوال بنی ہوئی تھی تو جناب مولانا ابو الاعلیٰ مودودی ایسے نازک وقت میں پاکستانیوں کے لئے جنگ کشمیر کے حصہ لینے کو از روئے شریعت اسلامیہ حرام قرار دے رہے تھے۔ (تسنیم ۱۲ اگست ۱۹۴۸ء)

اور احمدیوں کی ایک بٹالین کشمیر کے محاذ پر مصروف کارزار تھی۔ اس بٹالین کی ٹریننگ پاکستانی فوج کے افسروں کے ذریعہ ہوئی تھی اور کشمیر کی لڑائی ختم ہونے پر کمانڈر انچیف نے اس احمدی فرقان بٹالین کے سپاہیوں کو فارغ کرنے کے وقت ان الفاظ میں ان کے شاندار کام کی تعریف کی تھی۔

"کشمیر محاذ کا ایک حصہ آپ کے سپرد کیا گیا اور آپنے تمام توقعات کو پورا کر دکھایا۔ جو اس ضمن میں آپ سے کی گئی تھیں۔ دشمن نے ہوا سے اور زمین سے آپ پر شدید حملے کئے لیکن آپ نے ثابت قدمی اور اولوالعزمی سے اس کا مقابلہ کیا۔ اور ایک انچ زمین اپنے سے نہ جانے دی۔ آپ کے انفرادی اور مجموعی اخلاق کا معیار بہت بلند تھا اور تنظیم کا جذبہ بھی بہت قابل تعریف اب جبکہ آپ کا مشن مکمل ہو چکا ہے اور آپ کی بٹالین تخفیف میں لائی جارہی ہے میں اس قابل قدر خدمت کی بنا پر جو آپ نے وطن کی سرانجام دی ہے آپ میں سے ہر ایک کا شکریہ ادا کرتا ہوں"۔

اگر کمانڈر انچیف افواج پاکستان خطیب جامع مسجد جھنگ کا یہ ارشاد سنیں کہ کشمیر کی جنگ جبکہ کامیاب ہونے والی تھی۔ مرزائیوں کی سازش سے بند ہو گئی تو کچھ تعجب نہیں جو بے ساختہ ان کی زبان سے نکل جائے کہ

من چہ سرائم و طنبورۂ من چہ می سرائد

چوتھی غلط فہمی

یہ پیدا کرنے کی کوشش کی ہے کہ کیا آئندہ حصول کشمیر کے لئے جنگ کی گئی تو مرزائی ساتھ دیں گے ہرگز نہیں کیونکہ ان کے نزدیک جہاد حرام ہے"۔

اس نادان خطیب کو یہ بھی معلوم نہیں کہ ہمارے نزدیک مذہب کے نام پر اور مذہبی آزادی قائم کرنے کے لئے جو جہاد یعنی قتال بالسیف کیا جاتا ہے وہ اس زمانہ میں اس لئے جائز نہیں کہ اس وقت مخالفین اسلام بھی مذہبی جنگ نہیں کرتے بلکہ مذہبی جنگوں کا خاتمہ ہو چکا ہے اب تمام جگہ سیاسی جنگیں لڑی جاتی ہیں۔ مگر اپنے وطن کی حفاظت اور حملہ آور دشمنوں کا مقابلہ کرنا فرض ہے جیسا کہ قرآن مجید کی آیت واعدوا لهم ما استطعتم من قوة اللہ کا منشا ہے۔ اور اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے جو قوم جانی اور مالی قربانی کرنے کے لئے تیار نہیں وہ اقوام عالم میں کبھی عزت کا مقام حاصل نہیں کرسکتی۔ اس لئے ہم ان مخالفین پر یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ جب کبھی پاکستانیوں کو ایسی جنگ لڑنی پڑی تو انشاء اللہ تو جماعت احمدیہ کے بہادر جانباز سپاہی شجاعت و دلیری کے ویسے ہی کارنامے دکھائیں گے جیسے کہ ان کے اسلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام جنگ کے میدانوں میں دکھا چکے ہیں اور ان پر بھی علامہ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر صادق آئے گا۔

هم الجبال فسل عنهم مصادمهم
ماذا رأى منهم في كل مصطدم

کہ وہ پہاڑوں کی مانند مضبوط ہیں۔ ان سے ٹکر لینے والوں سے تو ذرا پوچھو کہ ہر ٹکر کے میدان میں انہوں نے کیا نظارہ دیکھا۔ وہ یقیناً اس مضبوط چٹان کی طرح ثابت ہوں گے کہ جو اس پر گرے وہ چکنا چور ہو جائے اور جس پر وہ گرے اُسے پاش پاش کر دے۔

پانچویں غلط فہمی

معترض نے یہ پھیلائی ہے کہ:۔

"کیا لیاقت علی خاں مرحوم وزیر اعظم پاکستان کی شہادت میں ان کا ہاتھ تو نہیں ہے۔ کیونکہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی ماننے والوں کو مسلمان نہیں سمجھتے تھے؟"

اگر یہ بات درست ہے تو کم از کم اعتراض کرنیوالوں کو تمہیں ان کی اس امر میں تو اقتدا کرنی چاہیئے تھی۔ کہ تم احمدیوں کے کلیدی اسامیوں سے علیحدہ کئے جانے کا تو مطالبہ نہ کرتے۔ کیونکہ مکرم و محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب ان کی عہد وزارت میں وزیر خارجہ کے عہدے پر فائز رہے۔

اس جھوٹے اتہام کا میں وہی جواب دیتا ہوں جو ۱۹۵۳ء کے فسادات پنجاب کے لئے تحقیقاتی عدالت کے فاضل ججوں نے احرار کے الزام کا کہ قائد ملت کے قتل میں احمدیوں کا ہاتھ تھا دیا تھا۔ فاضل ججوں نے اس بیہودہ اور لغو اتہام کے رد میں صرف یہ طنزیہ ریمارک دینا کافی خیال کیا تھا۔

"ان لوگوں کی تعریف کرنی پڑتی ہے۔ کہ یہ تمام قومی مصائب کی تحقیقات کے گمشدہ سلسلے دریافت کرنے میں ید طولیٰ رکھتے ہیں"۔ (رپورٹ صفحہ ۳۳۵)

سید احمد صاحب بریلوی اور حضرت مسیح موعودؑ کے والد محترم

اسی سلسلہ میں ایک اور غلط فہمی یہ پھیلائی جاتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد محترم نے سر لیپل گریفن کی کتاب "رئیسان پنجاب" کے مطابق سید احمد بریلوی ؒ کے خلاف سکھوں سے مل کر دشمنان اسلام کا پارٹ ادا کیا۔ (سید عطاء اللہ شاہ بخاری مولفہ شورش صفحہ ۱۲۳-۱۲۵)

اس کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ معترض کا یہ اعتراض کسی تاریخی سند کی بنا پر نہیں۔ بلکہ فرضی اور قیاس آرائی کی بنا پر ہے کہ سید احمد صاحب بریلوی ؒ کے خلاف حضرت مرزا غلام مرتضیٰ مرحوم نے لڑائی میں حصہ لیا۔ چنانچہ خود شورش صاحب لکھتے ہیں:۔

"قرین قیاس یہی ہے کہ مرزا صاحب کے والد گریفن کی سوانحی نشان دہی کے مطابق شیر سنگھ کی قیادت میں سید احمد صاحب سے ضرور لڑے ہوں گے"۔

اس قیاس کی بنیاد اس امر پر رکھی ہے کہ ان کی شہادت کے بعد ۱۸۴۳ء میں انہیں ایک پا پیادہ فوج کا کمانڈر بنا کر پشاور بھیجا تھا سوال یہ ہے کہ ۱۸۴۳ء میں پشاور میں فوج کی کمان سے یہ کیسے ثابت ہوا کہ آپ نے ۱۸۳۱ء میں بھی بالاکوٹ ضلع ہزارہ کے مقام پر بھی لڑائی میں حصہ لیا تھا۔

دوم سر لیپل گریفن (جن کی تحریر پر یہ فرضی افسانہ تیار کیا گیا ہے) نے خود تصریح کی ہے کہ میرزا غلام مرتضیٰ صاحب کی فوجی خدمات کا زمانہ قادیان کی جاگیر کی واپسی کے بعد شروع ہوتا ہے۔ اور حضرت سید احمدؒ کی شہادت ۱۸۳۱ء میں ہوئی۔ پس جب تک یہ بات ثابت نہ ہو کہ ۱۸۳۱ء سے قبل یہ خاندان کپورتھلہ سے واپس قادیان میں آباد ہو چکا تھا۔ یہ خیال بھی نہیں کیا جاسکتا کہ سید احمد صاحب بریلوی کے زمانہ میں حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب اور آپ کے بھائی مہاراجہ کی فوج میں بھرتی ہوئے تھے۔ اور یہ بات کسی مستند تاریخ سے ہرگز ثابت نہیں کی جاسکتی۔

سوم اگر بالفرض یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے والد یا آپ کے بھائی ۱۸۳۱ء کے معرکہ میں مہاراجہ رنجیت سنگھ کی فوج میں شامل ہو کر لڑے تھے تو حضرت مسیح موعودؑ کو اس کا ذمہ دار کیونکر گردانا جاسکتا ہے جبکہ آپ کی ولادت ۱۸۳۵ء میں ہوئی۔ اور حضرت سید احمد بریلوی ؒ کی شہادت کا واقعہ مئی ۱۸۳۱ء کو ہوا پس ۱۸۳۵ء میں پیدا ہونے والا شخص ۱۸۳۱ء کے کسی معرکہ کا ذمہ دار کسی صورت میں گردانا نہیں جاسکتا۔

چہارم بریلوی حضرات کے نزدیک حضرت احمد بریلوی ؒ اور حضرت مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی انگریزوں کے ایجنٹ تھے۔ اور انگریزوں کے پنجۂ استبداد کو ہندوستان میں مضبوط کرنے والے تھے۔ تفصیل کے لئے دیکھو پندرہ روزہ طوفان مورخہ ۲۷ر نومبر ۱۹۶۲ء اور ہفت روزہ سواد اعظم لاہور مورخہ ۷ر نومبر ۱۹۶۲ء۔

اس صورت میں بالفرض اگر حضرت

160

مسیح موعود علیہ السلام کے والد محترم نے سکھوں کے ساتھ مل کر ان کا مقابلہ کیا ہو تو بریلوی حضرات اور ان کے ہم مشرب مسلمانوں کے نزدیک تو انھوں نے بہت اچھا کام کیا تھا

پنجم حضرت سید احمد بریلوی ؒ جو واقعی جہاد کر رہے تھے ان کی شکست کا باعث نہ سکھ فوج تھی نہ کوئی اور طاقت بلکہ مجاہدین کی شکست کا حقیقی باعث جیسا کہ خواجہ خلیل احمد شاہ اپنے کتابچہ "فسادی ملا" کے صفحہ ۱۰ میں زیر عنوان

"انگریزوں نے علمائے حق کے مقابلہ کے لئے شکم پرست بندگان زر بدبخت ملاؤں کو اپنا آلۂ کار بنایا" یہ تھا کہ

"یہ جہاد حریت بقول انگریز مؤرخوں کے جس میں سرحد سے لے کر بنگال و آسام کے مسلمان شریک تھے انہیں فتنہ پرداز ملاؤں کی وجہ سے کامیاب نہ ہو سکا۔"

اور سید مسعود احمد صاحب ندوی نے مجاہدین کی ناکامی کی وجہ اپنی کتاب "جہاد ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک" کے ص۴۲ میں یہ بیان کی ہے آپ لکھتے ہیں :۔

"اپنی بدنصیبی کا ماتم کن لفظوں میں کیا جائے دل میں ایک ہوک اٹھتی ہے اور آنکھوں میں خون اتر آتا ہے جب کبھی ملاؤں کے فتوے اور خوانین سرحد کی غداری یاد آتی ہے ...

مختصر طور پر یوں سمجھئے کہ جاہل ملاؤں نے مجاہدین کو وہابی کہنا شروع کیا جن کی اصلاح و بہبود کے لئے اس بے برگ و نوا سید زادے اور اس کے جاں نثاروں نے ہجرت کی مشقتیں گوارا کیں وہ خود جان کے دشمن ہو گئے کھانے میں زہر ملا دیا گیا پشاور فتح ہو چکا تھا مگر سرداران پشاور کی غداری کے باعث سید صاحب کے مقرر کردہ عمال اور خاص اصحاب کا قتل عام ہوا اور پھر اتنی بد دلی ہوئی کہ نواح پشاور کو چھوڑ کر وادی کاغان سے متصل راج دواری کو منتقل ہو گئے وہاں بھی سکھوں سے چھیڑ چھاڑ ہوتی رہی آخر بالاکوٹ میں وہ آخری معرکہ پیش آیا جس میں سید صاحب شہید ہوئے۔"

پس محض ایک مفروضہ کی بنا پر کسی کو الزام دینے کی بجائے سید مسعود احمد ندوی اور خواجہ خلیل احمد شاہ کی طرح مولویوں اور ان کے زیر اثر لیڈروں کا ماتم کرنا چاہئے جو ان کی شکست کا اصل باعث بنے۔

اکھنڈ ہندوستان

ایک غلط فہمی جماعت احمدیہ کے متعلق یہ پھیلائی جاتی ہے کہ احمدی پاکستان کے دل سے مخالف ہیں اور اس کے وفادار نہیں کیونکہ وہ اکھنڈ ہندوستان چاہتے ہیں جیسا کہ ان کے امام نے ۳ اپریل ۴۷ء کو کہا تھا جو الفضل ۵ اپریل میں شائع ہوا۔

"بہر حال ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ ہندوستان بنے اور ممکن ہے کہ یہ عارضی طور پر افتراق ہو اور ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ جلد دور ہو جائے۔"

یہی بات تحقیقاتی عدالت برائے فسادات پنجاب کے روبرو پیش ہوئی تھی اور حضرت امام جماعت احمدیہ نے اپنی شہادت میں فرمایا تھا کہ یہ میرے الفاظ نہیں اور جس نے میری تقریر کا یہ ملخص لکھا ہے وہ میرا ڈائری نویس بھی نہیں تھا اصل ڈائری نویس کی اسی زمانہ کی صحیح رپورٹ الفضل ۱۲ اپریل ۱۹۴۷ء میں شائع شدہ ہے جس میں یہ دونوں فقرے نہیں بلکہ اس میں یہ لکھا ہے کہ :۔

"ہمارے اور سلمانوں کے درمیان قدرتی اتحاد ہے اور ہم جسم کے ٹکڑوں کی طرح ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے ہم پہلے تو یہی کوشش کریں گے کہ ہندوستان میں یکجہتی پیدا ہو ورنہ ہم مسلمانوں کا ساتھ دیں گے۔

اور دوسرا ملخص آپ کی تقریر کا جو ۱۶ مئی ۱۹۴۷ء کے الفاظ میں شائع ہوا جس میں اسی قسم کے الفاظ ہیں اور اسی شخص کا لکھا ہوا ہے جس نے پہلا غلط ملخص لکھا تھا اور اس کا ناقص و غلط ہونا بھی اسی زمانے کے الفضل مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۴۷ء سے ظاہر ہے اور حضرت امام جماعت احمدیہ نے تحقیقاتی عدالت کے سامنے اس کی تغلیط کرتے ہوئے فرمایا تھا

"اس بارہ میں میرے صحیح خیالات الفضل مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۴۷ء میں شائع ہوئے تھے جو مندرجہ ذیل ہیں :۔

ان حالات کے پیش نظر مسلمانوں کا حق ہے کہ وہ (پاکستان ناقل) کا مطالبہ کریں اور ہر دیانت دار کا فرض ہے کہ خواہ اس میں اس کا نقصان ہو مسلمانوں کے اس مطالبہ کی تائید کرے"

اور ۳ جون ۱۹۴۷ء سے قبل کسی مسلمان کا یہ کہنا کہ ہماری اولین خواہش یہ ہے کہ کسی طرح کانگرس اپنی ہٹ دھرمی اور مسلم کش پالیسی سے باز آ کر مسلم لیگ کے ساتھ ایسا باعزت سمجھوتہ کرنے پر رضامند ہو جائے جس سے ملک تقسیم کے بغیر مسلمانوں کے کامل حقوق کا تحفظ ہو سکے۔ ہرگز غیر طبعی اور غیر معمولی نہ تھا کیونکہ اس وقت تک خود مسلم لیگ اور قائد اعظم مرحوم بھی اس امر کی انتہائی کوشش کر رہے تھے کہ کانگرس کسی طرح راہ راست پر آ کر گورنمنٹ برطانیہ کی ۱۶ مئی ۱۹۴۶ء والی وفاقی سکیم پر دیانت داری سے عمل کرنے کے لئے تیار ہو جائے جیسا کہ سید رئیس احمد جعفری اپنی کتاب "حیات محمد علی جناح" کے ص۹۰۹ پر لکھتے ہیں

"مدت قائد اعظم صلح کے خواہاں تھے"

اندریں حالات حضرت امام جماعت احمدیہ کا دونوں قوموں کے مابین آخر وقت تک مصالحت کی خواہش کسی رنگ میں بھی قابل اعتراض قرار نہیں دی جا سکتی خصوصاً اس صورت میں کہ جب آخر کار یہ بات واضح ہو گئی کہ کانگرس اپنی غیر معقول اور غیر مصالحانہ روش سے سرمو ہٹنے کے لئے تیار نہیں ہوتی تو حضرت امام جماعت احمدیہ نے ۱۶ مئی ۱۹۴۷ء کی تقریر میں واضح طور پر یہ اعلان فرما دیا کہ ہم مطالبۂ پاکستان کی غیر مشروط طور پر تائید کرتے ہیں اور یاد رہے کہ گورنمنٹ برطانیہ نے تقسیم ملک اور قیام پاکستان کا اعلان پہلی مرتبہ ۳ جون ۱۹۴۷ء کو کیا تھا۔

اور تقسیم سے پہلے ایسی تحریریں بکثرت موجود ہیں جن میں مطالبہ پاکستان کی تائید کی گئی ہے چنانچہ سید رئیس احمد جعفری حیات محمد علی جناح مطبوعہ ۱۹۴۶ء کے ص۲۷۹ میں زیر عنوان "اصحاب قادیان اور پاکستان" رقم طراز ہیں :۔

"اب ایک اور دوسرے بڑے فرقہ اصحاب قادیان کا مسلک اور رویہ پاکستان کے بارے میں پیش کیا جاتا ہے۔ حقائق ذیل سے اندازہ ہو جائے گا کہ اصحاب قادیان کی دونوں جماعتیں مسلم لیگ کی مرکزیت پاکستان کی افادیت اور مسٹر جناح کی سیاسی قیادت کی معترف اور مداح ہیں"

اور اسی کتاب کے ص۲۳۴ میں مؤلف صاحب زیر عنوان "مجلس احرار اور پاکستان" لکھتے ہیں

"مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی کے رہا ہوتے ہی مجلس احرار کی ساری قوت مسلم لیگ کے خلاف اور مخالف پاکستان جماعتوں کی تائید کے لئے وقف ہو گئی کانگرس سے بھی خود بخود شکایت رفع ہو گئی"

اور جس اکھنڈ ہندوستان سے متعلق آپ نے فرمایا تھا اس کی وضاحت کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے آپ فرماتے ہیں اور ۱۹۴۵ء میں فرماتے ہیں

"کانگرس کے اس اعلان نے کہ اب وہ مسلم لیگ سے بات نہیں کرے گی بلکہ مسلمان افراد سے خطاب کرے گی میرے جذبات کو بالکل بدل دیا ہے، اور میں نے محسوس کیا ہے کہ جو لوگ دروازہ سے داخل ہونے میں ناکام رہے ہیں اب وہ سرنگ لگا کر داخل ہونا چاہتے ہیں اور اس کے معنے مسلم لیگ کی تباہی نہیں بلکہ مسلم کیریکٹر اور مسلم قوم کی تباہی ہے پس اس وقت سے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ جب تک یہ صورت حالات نہ بدلے ہمیں مسلم لیگ یا مسلم لیگ کی پالیسی کی تائید کرنی چاہئے گو ہم دل سے پہلے بھی ایسے اکھنڈ ہندوستان کے ہی قائل تھے جس میں مسلمان کا پاکستان اور ہندو کا ہندوستان برضاء و رغبت شامل ہو۔"

(الفضل ۲۳ اکتوبر ۱۹۴۵ء ص۳)

اور آئندہ اکھنڈ ہندوستان بنانے سے کیا مراد ہے اس کا جواب حضور کے اپنے الفاظ میں یہ ہے :۔

"ہندوستان کی خدمت ہندوؤں نے تو انگریزی زمانہ میں انگریزوں کی مدد سے کی ہے لیکن ہم نے اس ملک کی ترقی کے لئے آٹھ سو سال تک کوشش کی ہے پشاور سے لے کر منی پور تک اور ہمالیہ سے لے کر راس کماری تک ان محبان وطن کی لاشیں ملتی ہیں جنہوں نے اس ملک کی ترقی کے لئے اپنی عمریں خرچ کر دیں نقش ہر علاقہ میں اسلامی آثار پائے جاتے ہیں کیا ہم ان سب کو خیرباد کہہ دیں گے کیا ان کے باوجود ہندوستان کو ہندوؤں کا کہہ سکتے ہیں یقیناً ہندوستان ہندوؤں سے ہمارا زیادہ ہے قدیم آریہ ورت کے نشانوں سے بہت زیادہ اسلامی آثار اس ملک میں ملتے ہیں اس ملک کے مالیہ کا نظام اس ملک کا پنچایتی نظام اس ملک کے ذرائع آمد و رفت سب ہی تو اسلامی حکومتوں کے آثار میں سے ہیں پھر ہم اسے غیر کیونکر کہہ سکتے ہیں کیا سپین میں سے نکل جانے کی وجہ سے ہم اسے بھول گئے ہیں ہم یقیناً پھر ایک دفعہ سپین کو لیں گے اسی طرح ہم ہندوستان کو نہیں چھوڑ سکتے یہ ملک ہمارا ہندوؤں سے زیادہ ہے ہماری سستی اور غفلت سے عارضی طور پر یہ ملک ہمارے ہاتھ سے گیا ہے ہماری تلواریں جس مقام پر جا کر کند ہو گئیں وہاں سے ہماری زبانوں کا حملہ شروع ہو گا اور اسلام کے خوبصورت اصول کو پیش کر کے ہم اپنے ہندو بھائیوں کو خود اپنا جزو بنا لیں گے"

(الفضل ۶ اپریل ۱۹۴۶ء ص۳)

بہر حال احمدیہ جماعت ہمیشہ مسلم لیگ کی مؤید رہی اور اس کے نمائندے مسلم لیگ میں شامل رہے اور پاکستان کے قیام اور استحکام میں اس نے حتی المقدور کوشش کی۔

(باقی)

انما یخشی اللہ من عبادہ العلمٰٓؤا

تقریر "حقیقت نبوت" پر مصری صاحب کا تبصرہ اور ہمارا جواب

از مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل۔ لائل پوری

(۵)

تبدیلی عقیدہ متعلقہ نبوت حضرت مسیح موعودؑ پر تحریری تبادلہ خیالات کی دعوت

جناب مصری صاحب علماء ربوہ پر یہ الزام لگا کر کہ وہ حضرت اقدسؑ کی تحریروں میں تضاد کے قائل ہیں یہ بہتان باندھتے ہیں کہ علماء ربوہ خدا کے حَکم پر حَکم بنتے ہیں اور پھر مصری صاحب جذباتی رنگ میں تضاد ماننے کی خرابیاں بیان فرماتے ہیں اب قارئین کرام ریویو جلد اول ۶ صفحہ ۲۵۰ اور حقیقۃ الوحی کے مندرجہ بالا حوالجات سے یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ علماء ربوہ کا تضاد ماننا خدا کے مقرر کردہ حَکم پر حَکم بننا ہے یا خدا کے مقرر کردہ حَکم کے فیصلہ کے آگے سر تسلیم خم کرنا ہے کیونکہ اپنے کلام میں اختلاف خود حَکم و عدل اوپر کی عبارتوں میں تسلیم کر چکے ہیں اور اس اختلاف کے نتیجہ میں یہ اعلان کر چکے ہیں کہ آپ حضرت عیسٰی علیہ السلام سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہیں اور حضرت مسیحؑ پر جزئی فضیلت کا عقیدہ آپ نے اس لئے تبدیل کر لیا ہے کہ جزئی فضیلت کے عقیدہ کے وقت آپ نبوت میں حضرت عیسٰی علیہ السلام سے اپنی نسبت نہیں سمجھتے تھے یعنی کامل نسبت نہیں سمجھتے تھے ورنہ جزئی فضیلت کے اظہار سے ایک قسم کی نسبت تو ان سے پیدا ہو جاتی تھی لیکن صریح طور پر [...]ں کا خطاب پانے کے متعلق متواتر وحی سے [...]کشاف ہو جانے پر آپ نے پہلا عقیدہ چھوڑ [...]یا اور اس بات کی پرواہ نہ کی کہ میری تحریروں [...]ں تضاد پیدا ہو رہا ہے پس یہاں پر جذباتی باتیں [...]م نہیں دے سکتیں کیونکہ حَکم و عدل نے خود [...]پنے عقیدہ میں تبدیلی کا ذکر کر دیا ہے لہٰذا اس [...]لی سے پہلے کی عبارتوں کے ساتھ بعد کی عبارتیں [...]مسئلہ نبوت سے تعلق رکھتی ہیں جوڑنا اور [...]ن میں اتفاق دکھانے کی کوشش کرنا خدا کے مقرر [...]دہ حَکم پر حَکم بننا ہے اور یہی ڈیوٹی آج کل [...]ب مصری صاحب نے اختیار کر رکھی ہے [...]ر کمال ہوشیاری سے تبدیلی عقیدہ کی بحث سے [...]ں کتراتے ہوئے الٹا الزام علماء ربوہ کو دیتے [...]ں کہ وہ خدا کے مقرر کردہ حَکم پر حَکم بنتے ہیں [...]ں نے یہ بات طعن کو الٹانے کے لئے بیان [...]یں کی بلکہ خدا شاہد ہے کہ حقیقت کا اظہار کیا ہے [...]ردہ بھی واضح عبارتیں پیش کرنے کے بعد جن [...]ں خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اختلاف

تسلیم کیا ہے اگر مصری صاحب اپنے الزام میں حق پر ہیں تو میں بڑی تحدی سے انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ تبدیلی عقیدہ کے مسئلہ پر مجھ سے بحث کر لیں اس بحث میں پانچ پرچے ہوں گے میں تبدیلی عقیدہ کا مدعی ہوں گا اور جناب مصری صاحب منکر پہلا اور آخری پرچہ بحیثیت مدعی میرا ہوگا اس طرح تین پرچے میرے ہوں گے اور دو مصری صاحب کے یہ پرچے ہم اپنے گھر بیٹھے لکھیں گے اور تاریخ مقرر ہو جانے پر ایک ہفتہ کے اندر پرچہ لکھ کر رجسٹری کرا کر ایک دوسرے کو بھیجنا ضروری ہوگا

چونکہ مصری صاحب مجھ پر خدا کے مقرر کردہ حَکم پر حَکم بننے کا الزام دے رہے ہیں اور خود تبدیلی عقیدہ کی بحث سے کترا کر نکل گئے ہیں اور اپنے مضمون میں انھوں نے اس بحث سے گریز کیا ہے اس لئے میں انہیں یہ دعوت دینا از بس ضروری سمجھتا ہوں جب تک وہ ہمیں اس بات کا قائل نہ کر لیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی نبوت کے عقیدہ میں تبدیلی نہیں کی ہم ان کو تبدیلی عقیدہ کی بعد کی تحریروں کو تبدیلی عقیدہ سے پہلے کی تحریروں سے جوڑنے میں حق بجانب نہیں سمجھتے۔

محترم ایڈیٹر صاحب الفضل نے ان کے اس فعل کو اسی لئے ان کا جوڑ توڑ قرار دیا تھا کہ مصری صاحب اصل بحث کو درمیان میں نہیں لاتے یہ جوڑ توڑ کا الزام کوئی طعن اور طنز نہیں بلکہ حقیقت کا اظہار ہے جس پر مصری صاحب بلا وجہ ناراض ہوئے ہیں اور اپنے دل کو خوش کرنے کے لئے انھوں نے یہ بات بھی کہہ دی ہے کہ تم لوگوں نے جو کچھ توڑا ہے میں وہ جوڑ رہا ہوں میرے اوپر کے دلائل سے یہ معلوم ہو چکا ہے کہ علماء ربوہ نے کچھ نہیں توڑا بلکہ تبدیلی عقیدہ کا اظہار کر کے خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تبدیلی عقیدہ سے پہلے کی تحریروں کی کڑی تبدیلی عقیدہ کے بعد کی تحریروں سے توڑ دی ہے اور مصری صاحب موصوف پچھلی تحریروں کی زنجیر کو کھینچ تان کر پہلی تحریروں کی زنجیر سے مصنوعی طور پر ملانا چاہتے ہیں اسی کا نام ہے خدا کے مقرر کردہ حَکم پر حَکم بننا۔ علماء ربوہ بیچارے کس طرح یہ جرأت کر سکتے ہیں اور ان کی کیا بساط ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جو خدا کے حَکم و عدل ہیں حَکم بننے کی جرأت کر سکیں یہ جرأت خود مصری صاحب دکھا رہے ہیں اور کمال ہوشیاری سے الزام ہمیں دے رہے ہیں۔

(باقی)

درخواست ہائے دعا

۱۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ عاجز کی روحانی و جسمانی بیماری دور فرمائے اور خدمت دین کرنے کی توفیق عطا فرمائے عاجز کا اکلوتا لڑکا ظفر اللہ جامعہ احمدیہ ربوہ میں تعلیم حاصل کر رہا ہے اور واقف زندگی ہے احباب اس کے لئے بھی دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ عزیز کی عمر دراز عطا فرمائے اور صحت کے ساتھ رکھے اور جلد اپنی تعلیم کو مکمل کر کے خدمت اسلام کی توفیق دے۔
(عطاء اللہ احمدی چک ۱۶۳ ضلع ملتان)

۲۔ میرے دادا جان مولوی برکت علی لائق لدھیانوی امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے درویشان قادیان اور بزرگان دعا فرمائیں کہ شافی مطلق انہیں جلد شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔ (عائشہ پروین بنت میاں عبد الغنی قریشی صاحب مزنگ لاہور)

۳۔ خاکسار کی والدہ محترمہ کی صحت ایک لمبے عرصے سے بوجہ شکایت معدہ خراب ہے اور اب چند دنوں سے اس میں زیادتی ہو گئی ہے (۱) خاکسار اس سال بی ایس سی آنرز فائنل کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے اور خاکسار کی ہمشیرہ مڈل کے امتحان میں شریک ہو رہی ہیں اس کے علاوہ چند ایک پریشانیاں ہیں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والدہ صاحبہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور خاکسار و ہمشیرہ کو اللہ تعالیٰ اعلیٰ کامیابی سے نوازے اور ہماری پریشانیوں کو دور فرمائے
(شیخ عبد الشکور زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دھرم پورہ)

۴۔ میرا نواسہ سخت بیمار ہو گیا ہے جس کی وجہ سے اس کے ہاتھ اور ایک پاؤں میں بہت کمزوری واقع ہو گئی ہے اس کی جلد مکمل صحت یابی کے لئے احباب دعا فرما دیں (خاکسار محمد شفیع احمدی۔ ایچی سن کالج لاہور)

۵۔ میرا چھوٹا لڑکا عبد الرؤف عمر ۹ سال دماغی عارضہ میں مبتلا ہے اور عقل و فہم اور شعور نہیں رکھتا نہ بولتا ہے، دوست دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ معجزانہ رنگ میں اسے جلد شفائے کاملہ عطا فرمائے ہر قسم کا علاج کرا کے تھک گئے ہیں کسی دوست کو کوئی علاج معلوم ہو تو مرحمت فرمائیں (ملک عبد الوحید سلیم۔ ملتان روڈ لاہور)

۶۔ خاکسار کی محکمانہ ترقی کا معاملہ درپیش ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد اس کا فیصلہ میرے حق میں کر دے (خاکسار نیاز قطب احمد بٹ شاہی باغ روڈ پشاور)

۷۔ میرے ماموں بشارت احمد صاحب پسر ماسٹر محمد شفیع صاحب ایک ٹریننگ کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں بزرگان سلسلہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس ٹریننگ میں کامیابی عطا کرے۔
(محمد حلیم پسر مولوی محمد سلیم صاحب حال ٹھیبالی خورد چک ۲۵ ضلع شیخوپورہ)

۸۔ میری امی جان کچھ دنوں سے بیمار ہیں احباب صحت کے لئے دعا کریں (چوہدری محمد انور حق بٹ مغل پورہ لاہور)

۹۔ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ منٹگمری بعارضہ بخار ٹائیفائڈ بخار بیمار ہیں احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے (خاکسار عبد الحق ناصر احمدیہ مسجد منٹگمری)

۱۰۔ میری ہمشیرہ زبیدہ بیگم بنت محمد حفیظ صاحب مرحوم موضع پن ضلع سیالکوٹ قریباً دو ہفتے سے بعارضہ زہر باد گلے سے بیمار ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مریضہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرما دے،
(خاکسار عبد المجید ولد محمد حفیظ موضع پن ضلع سیالکوٹ)

۱۱۔ میرے والد ڈاکٹر حاجی جنود اللہ صاحب ترکی عرصہ چار یا پانچ ماہ سے بعارضہ قلب بیمار ہیں بزرگان جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جلد مکمل شفا عطا فرمائے (خاکسار سید محمود احمد ضیاء جنود)

۱۲۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو سلسلہ کے لئے مفید وجود بنائے، اور ہر قسم کے روحانی اور جسمانی عوارض سے محفوظ رکھے (خاکسار محمد زبیر ارشد قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع میانوالی)

۱۳۔ محترمہ مبارکہ شوکت صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ایگزیکٹو انجینئر ڈسٹرکٹ کونسل لائل پور نے مبلغ پچاس روپے کی رقم برائے صدقہ بکرا دی تھی چنانچہ ان کی طرف سے ایک عدد بکرا ذبح کروا کر گوشت مستحقین میں تقسیم کروا دیا گیا ہے قارئین کرام سے ان کے لئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر اپنا خاص فضل فرمائے اور ہر لحاظ سے حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ (محمد اسمٰعیل اسلم محلہ دار الیمن ربوہ)

۱۴۔ میری بھانجی عزیزہ بشریٰ بیگم درد گردہ اور گلے میں خرابی کے باعث بیمار ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں بچی کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے
(خاکسار سعادت اللہ خاں وکالت مال تحریک جدید)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

وصایا

ضروری نوٹ :- (۱) مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کرچکا ہے۔

وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کرلیں۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۶۹۶۱ - میں کلثوم بیگم زوجہ لطیف احمد عارف قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جنوری ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں کلثوم بیگم زوجہ ماسٹر لطیف احمد عارف ہیڈ ماسٹر پرائمری سکول ربوہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ حق مہر بذمہ خاوند ایک ہزار روپیہ۔ زیور طلائی کانٹے اور انگوٹھی وزن ایک تولہ چار ماشے اور ایک ٹکہ طلائی وزن ایک تولہ ہار طلائی وزن ۶ ماشے قیمت -/۳۰۰ کل میزان -/۱۳۰۰ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں جو جائداد میں سے میں حصہ جائداد ادا کروں گی اس کو جائداد مذکورہ سے منہا سمجھا جائے۔ اور میری وفات کے بعد جو جائداد اس جائداد کے علاوہ اور ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ میری اس وقت کوئی آمد نہیں۔ اگر کوئی ذریعہ آمد پیدا ہوئی تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ کو کرونگی اور اس پر بھی حصہ ۱/۱۰ ادا کرونگی۔

العبد کلثوم بیگم سکنہ ربوہ یکم جنوری ۱۹۶۳ء
گواہ شد خاکسار حاجی محمد الدین درویش قادیان خسر موصیہ بقلم خود یکم جنوری ۱۹۶۳ء۔ گواہ شد لطیف احمد عارف خاوند موصیہ انچارج گورنمنٹ پرائمری سکول ۱ ربوہ۔

مسل نمبر ۱۶۹۶۲ - میں محمودہ سلطانہ بنت بدرالدین قوم احمدی پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴۰/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں خاکسارہ اس وقت کالج میں تعلیم حاصل کررہی ہے۔ میرے پاس پچاس روپے ہیں جو میری اپنی ملکیت ہیں اس کے علاوہ تاحال میری کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائداد نہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ آئندہ میری جو جائداد ہوگی اس پر بھی یہی وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۱/۱۰ حصہ کی مستحق ہوگی اس وقت میری کوئی آمد نہیں اگر کوئی آمد کی صورت پیدا ہوجائے تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتی رہونگی

خاکسار محمودہ سلطانہ بنت بدرالدین انسپکٹر تحریک جدید متعلم فرسٹ ایر دارالیمن ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد بدرالدین انسپکٹر تحریک جدید والد موصیہ ۱۲/۶۲-۴-۲ گواہ شد سعیدہ بیگم صدر لجنہ محلہ دارالیمن۔ گواہ شد محمد اسمٰعیل محلہ دارالیمن ربوہ ۱۲/۶۲-۴-۲۔

مسل نمبر ۱۶۹۶۳ - میں نور النساء زوجہ مولوی محمد صاحب قوم شکدار پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۹ء ساکن احمد نگر ڈاکخانہ دھکامارا ضلع دیناجپور صوبہ مشرقی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ ۶/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

موجودہ وقت میں میری منقولہ و غیر منقولہ جائداد مندرجہ ذیل تفصیل سے ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ایک ہزار روپیہ
۲۔ تین بیگھے زمین قیمت -/۳۷۹ روپے
۳۔ زیور بتفصیل ذیل۔ کلپ طلائی ایک عدد وزنی ۱/۴ ۳ تولہ۔ طلائی بالیاں وزنی ۳/۴ تولہ۔ طلائی ٹوپیس وزن ۱/۴ تولہ۔ انگوٹھی طلائی وزنی ۱/۴ تولہ۔ جملہ وزن ۳/۴ ۴ قیمتی -/۴۸۸ روپے اس کے علاوہ میرے پاس اور کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میرا کوئی ذریعہ آمد پیدا ہوجائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم حسب قاعدہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بلد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ :- نورالنساء ۲۶ ۶/۶۲
گواہ شد Md Israil Dewan Muallim Via Ahmad Nagar Distt Dinaajpur
گواہ شد :- ابو طاہر پروینشل مربی احمد نگر ڈاکخانہ دھکامارا ضلع دیناجپور مشرقی پاکستان

مسل نمبر ۱۶۹۶۴ :- میں عبدالحکیم جوزا ولد محمد موسےٰ قوم بھٹی پیشہ مربی وقف زندگی عمر ۲۶ سال میں تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گولبازار ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ۱۲/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے والد صاحب فوت ہوچکے ہیں۔ ڈیرہ غازیخان کے ایک گاؤں میں جدی زمین تھی لیکن وہ عرصہ ہوچکا دریا برد ہوگئی ہے۔ اس کا تاحال کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ جب بھی وہ زمین نکلی یا گورنمنٹ نے اس کے بدلہ میں زمین دی اس کی اطلاع دفتر کو کروں گا۔ لیکن فی الحال کوئی زمین اور مکان وغیرہ نہیں ہے اگر کوئی اور جائداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر کو کروں گا۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۱۲۰ روپے ماہوار اس کے ۱/۱۰ حصہ کی تازیست ادائیگی کرتا رہوں گا اس کے بعد جو بھی آمد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

العبد :- عبدالحکیم جوزا ابن محمد موسےٰ مربی نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ ضلع جھنگ۔
گواہ شد :- محمد دین مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کوٹلی آزاد کشمیر - ۲۳ ۱۲/۶۲
گواہ شد :- محمد اشرف ناصر شاہد مربی جماعت احمدیہ ۲۸ ۱۲/۶۲

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

کشمیر کے مسئلہ پر پاکستان کے جائز مفاد کا تحفظ کیا جائیگا

خارجہ پالیسی تبدیل نہیں ہوگی ۔ ذوالفقار علی بھٹو کا اعلان

ڈھاکہ ۱۴ فروری ۔ وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے یقین دلایا ہے کہ کشمیر کے بارے میں پاکستان کے "جائز مفاد" کا تحفظ کیا جائے گا ۔ آپ نے یہ بتانے سے انکار کیا کہ کراچی میں کشمیر کے مسئلے پر بات چیت کا تیسرا مرحلہ کیوں ناکام رہا ۔ آپ سے پوچھا گیا کہ کلکتہ میں کس زاویہ نگاہ سے گفتگو شروع کی جائے گی ۔ لیکن مسٹر بھٹو نے جواب دیا کہ میں اس سلسلہ میں کچھ بتانا مناسب خیال نہیں کرتا ۔ کیونکہ اس طرح کشمیر کے متعلق آئندہ بات چیت کو نقصان پہنچ سکتا ہے ویسے مجھے کشمیر کے مسئلہ پر ملک کے جائز مفاد کا پورا احساس ہے ۔

خارجہ پالیسی کے متعلق مسٹر بھٹو نے کل اپنی پریس کانفرنس میں کہا کہ مسٹر محمد علی کی المناک موت سے پاکستان کی خارجہ پالیسی میں کوئی نمایاں تبدیلی نہیں آئے گی ۔ اس سلسلہ میں حکومت کی پالیسی جاری رہے گی تاہم مسئلہ کے تمام پہلوؤں پر غور کے بعد میں پالیسی کی وضاحت کے لئے کوئی بیان دے سکوں گا ۔ مسٹر بھٹو نے کہا کہ ہماری خارجہ پالیسی شروع سے ہی امن اور دوستی کی پالیسی ہے اور ہم امن سے زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں جب یہ پوچھا گیا کہ آیا چین سے جنگ نہ کرنے کا معاہدہ ہونے کا امکان ہے ۔ تو مسٹر بھٹو نے کہا "ہم اپنے ہمسایوں سے امن کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں" سوال کیا گیا کہ کیا آپ مستقبل قریب میں چین جائیں گے ۔ تو وزیر خارجہ نے کہا "اس عظیم ملک میں جانا ایک بہت اعزاز ہے لیکن مستقبل قریب میں ملک سے باہر جانا ممکن نہیں ہوگا ۔

کشمیر کے مسئلہ پر کراچی کی بات چیت کے متعلق مسٹر بھٹو نے بتایا کہ پاکستان یا بھارت کسی دباؤ کے تحت نہیں آئے ۔ اسی طرح یہ کہنا بھی غلط ہے کہ کراچی کی بات چیت ایک مرحلہ پر ناکام ہونے لگی تھی ۔ ایک نامہ نگار نے پوچھا کہ تقسیم کشمیر کا منصوبہ مسترد کرنے کے بعد پاکستان کلکتہ کی بات چیت کس نقطہ سے شروع کرے گا ۔ وزیر خارجہ اس سوال کو ٹال گئے ، آپ نے کہا کہ میں ایسی کوئی بات نہیں کہنا چاہتا ۔ جس سے کلکتہ کی بات چیت پر ناموافق اثر پڑنے کا احتمال ہو ویسے ہمیں ملک کے جائز مفاد کا علم ہے اور اس مفاد کا مناسب تحفظ کیا جائے گا ۔

مسٹر بھٹو نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ مشرقی پاکستان نے گذشتہ چند برس میں زبردست اقتصادی ترقی کی ہے ۔ تیل صاف کرنے والے کارخانے کی تعمیر کا کام عنقریب شروع ہو جائے گا ۔ اس پر سات کروڑ روپیہ لاگت آئے گی ۔ کارخانہ ۶۵ء کے وسط تک مکمل ہو جائے گا ۔ آپ نے کہا مشرقی پاکستان نے تین مقامات پر قدرتی گیس برآمد ہوئی ہے ، جس نے مشرقی پاکستان کا اقتصادی نقشہ ہی تبدیل کر دیا ہے ۔ وزیر خارجہ نے مزید کہا حکومت قومی دولت کو چند ہاتھوں میں رہنے نہیں دے گی ۔

چین نے ایٹمی تجربہ کیا؟

نئی دہلی ۱۴ فروری ۔ روزنامہ انڈین ایکسپریس نے اپنے نامہ نگار مقیم گینگٹوک (سکم) کے حوالے سے لکھا ہے کہ کمیونسٹ چین نے سنکیانگ کے علاقہ میں اپنا پہلا ایٹمی تجربہ کیا ہے اخبار نے لکھا ہے کہ گیارہ جنوری کی شب قریباً ۱۱ سیکنڈ تک بھوٹان اور سکم میں لہریں محسوس کی گئیں ۔ گڑگڑاہٹ کی آواز بھی سنائی دی معلوم ہوا ہے کہ اسی وقت سنکیانگ کے صحرا سے چمکدار بادل بھی فضا میں بلند ہوتے دکھائی دئے انڈین تارکین وطن نے کہا ہے کہ چینی سنکیانگ میں ایک اور ایٹمی تجربہ کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں ۔ ان خبروں کی کسی اور ذریعہ سے تصدیق نہیں ہو سکی ۔

ماسٹر تارا سنگھ سیاست سے ریٹائر نہیں ہوئے

نئی دہلی ۔ ۱۴ فروری ۔ ماسٹر تارا سنگھ نے ان اطلاعات کی تردید کی ہے کہ وہ سیاست سے ریٹائر ہو گئے ہیں ۔ انہوں نے کہا میں نے صرف اکالی دل میں کوئی عہدہ قبول نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاہم میں بدستور اکالی دل کا عام رکن ہوں گا ۔ اس فیصلہ کی وجوہ بیان کرتے ہوئے ماسٹر تارا سنگھ نے کہا میں دوسروں کے لئے مثال قائم کرنا چاہتا ہوں اور سکھوں میں اتحاد کا متمنی ہوں ۔ اس کے علاوہ میری صحت بھی اس قسم کی سرگرمیوں کی متحمل نہیں ہو سکتی ۔

طیارہ میں پانچ لاکھ پونڈ گم ہو گئے

ایمسٹرڈم (ہالینڈ) ۱۴ فروری کے ایل ایم کے ایک طیارہ میں جو ہمبرگ سے یورپ پرواز کے دوران میں قریباً پانچ لاکھ پونڈ گم ہو گئے ہیں ۔ کے ایل ایم کے ایک ترجمان نے بتایا کہ ہمبرگ میں ایک تھیلا جس میں ۵۰۰۷۰۴ پونڈ تھے طیارہ میں رکھا گیا اور طیارہ معمول کے مطابق برازیل (کانگو) کانو (نائجیریا) روم اور زیورچ کے ہوائی اڈوں پر اترا ۔ یہ رقم جنیوا کے ایک بنک کو بھیجی جا رہی تھی ۔

خیال کیا جاتا ہے کہ یہ تھیلا ایمسٹرڈم کے ہوائی اڈہ سے گم ہوا ۔ جہاں بیک وقت متعدد طیاروں کے اترنے سے افراتفری پیدا ہو گئی تھی ۔

یونین کونسلوں کی تعمیری سرگرمیوں کا جائزہ

ڈپٹی کمشنر ضلع جھنگ کی پریس کانفرنس

جھنگ ۱۲ فروری ۔ ضلع جھنگ کے ڈپٹی کمشنر جناب احمد خان صاحب نے کل ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ بارش نہ ہونے کے باوجود ضلع میں غذائی صورت حال اطمینان بخش ہے ملکی گندم کے علاوہ غیر ملکی گندم کے ذخائر بھی موجود ہیں جس کی وجہ سے امید ہے کہ گندم کی قیمت زیادہ بڑھنے نہ پائے گی ۔

ضلع کی یونین کونسلیں جو تعمیری کام سرانجام دے رہی ہیں ان کی تفصیل بیان کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ یونین کونسل نمبر ۱۰ نے دو ٹیوب ویل لگوائے ہیں ۔ یونین نمبر ۳ نے نواز آباد میں ایک پرائمری سکول تعمیر کیا ہے نمبر ۳۱ نے تین ہینڈ پمپ لگوائے ہیں ۔ نمبر ۳۳ نے سڑکوں کی دو پلیاں تعمیر کی ہیں نمبر ۲۲ و نمبر ۶۲ نے پرائمری سکولوں کی عمارتیں تعمیر کی ہیں ۔ یونین کونسل نمبر ۱ نے مڈل سکول کی عمارت کیلئے ایک ہزار روپیہ جمع کیا ہے ۔

کونسل نمبر ۱۶ نے ٹڈیوں کو تلف کرنے کیلئے پچاس ایکڑ رقبہ میں دوائی چھڑکی ہے اور کھاد تقسیم کی ہے ۔ آپ نے بتایا کہ یہ تمام کام "اپنی مدد آپ" کے اصول پر کئے جا رہے ہیں ۔

آپ نے ضلع میں جرائم کی رفتار کا جائزہ لیتے ہوئے بتایا کہ اس سال ماہ جنوری کے آخر تک ۱۷۳ کیس پولیس میں رجسٹر ہوئے جبکہ گذشتہ سال اس ماہ میں یہ تعداد ۱۴۵ تھی گویا جرائم کی رفتار میں اس سال اضافہ ہو گیا ہے ۔

(نامہ نگار)

تھائی لینڈ اور پاکستان کے تجارتی مذاکرات

کراچی ۱۴ فروری ۔ تھائی لینڈ کے تجارتی وفد نے پاکستانی حکام سے دونوں ملکوں کے درمیان تجارتی تعلقات میں توسیع کے مسئلہ پر بات چیت کی وزارت تجارت کے جائنٹ سیکرٹری ایم اسلم اس بات چیت میں پاکستانی وفد کے قائد تھے وفد میں پاکستان کی وزارت خوراک ، صنعت اور امور خارجہ کے نمائندے شامل تھے ۔ تھائی لینڈ کے وفد نے کل کراچی میں کپڑے اور عینک سازی کے کارخانے دیکھے ۔

چین آزاد دنیا کے لئے سب سے بڑا خطرہ ہے

ایوریل ہیریمین

نیو یارک ۱۴ فروری ۔ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ ایوریل ہیریمین نے کہا ہے کہ چین ایک زبردست خطرہ ہے اور روس و چین کی آویزش سے یہ خطرہ کم نہیں ہوا چین جب ایٹمی طاقت بن جائے گا تو وہ ایک خوفناک طاقت ہوگی اسکے علاوہ کمیونسٹ بلاک میں نظریاتی طور پر بھی چین کے غلبہ کا خطرہ ہے ۔

نیروبی سے آمدہ ایک درخواست دعا

عزیزم میاں عبدالمنان صاحب قریشی آف نیروبی نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ ان کے والد محترم میاں عبدالرحمٰن صاحب قریشی جو گذشتہ دنوں جلسہ سالانہ قادیان و ربوہ میں شمولیت کے لئے بھی آئے تھے اور ماہ ڈیڑھ ماہ یہاں ٹھہر کر گذشتہ ہفتہ ہی نیروبی واپس پہنچے تھے دل کے عارضہ کا ان پر حملہ ہوا اور سخت بیمار ہو گئے ہیں ۔ عزیز موصوف نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ اور بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست دعا کی ہے ۔ اللہ تعالیٰ ان کے والد صاحب کو صحت و تندرستی عطا فرمائے اور ان کی اور ان کے خاندان کی پریشانی کو دور فرمائے ۔

(خاکسار شیخ مبارک احمد سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ)

شام میں انقلاب کا خطرہ بڑھ گیا

یروشلم ۱۲ فروری ۔ مبصرین نے اس خدشہ کا اظہار کیا ہے کہ عراق میں صدر ناصر کی مخالف حکومت کے خاتمہ کے بعد اب شام میں انقلاب کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے اخبار "ماریو" نے ترکی میں مقیم اپنے نمائندے کے حوالے سے خبر دی ہے کہ شام میں اس وقت سخت بے چینی پھیلی ہوئی ہے ۔

اور گذشتہ دو روز میں جو ہنگامے ہوئے ہیں ان میں بیس سے زیادہ افراد ہلاک ہو گئے اور درجنوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے ۔ شام اور ترکی کی سرحدوں سے اخبارات کے نامہ نگاروں نے جو خبریں بھیجی ہیں ان میں انہوں نے بتایا کہ دمشق میں کسی بھی وقت بغاوت کا خطرہ ہے ۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴